روزنامہ
الفضل
ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۶۲ | ہفتہ ۱۳۰-۱۳ صفر ۱۴۱۵ھ ۲۳ وفا ۱۳۷۳ ہش ۲۳ جولائی ۱۹۹۴ء

خدا کے فضل اور تائید کے بغیر انسان کچھ بھی نہیں کرسکتا

خداتعالیٰ کے فضل اور تائید کے بغیر انسان کچھ بھی نہیں کرسکتا۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف انسان کھینچا جاتا ہے اور خداتعالیٰ میں فنا ہو جاتا ہے تو اس سے وہ کام صادر ہوتے ہیں جو خدائی کام کہلاتے ہیں اور اس پر اعلیٰ سے اعلیٰ انوار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ انسانی کمزوری کا تو کچھ بھی ٹھکانا نہیں ہے۔ وہ ایک قدم بھی خداتعالیٰ کے فضل اور تائید کے بغیر نہیں چل سکتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"کوئی شخص محبت الٰہی اور رضائے الٰہی کو حاصل نہیں کرسکتا۔ جب تک دو صفتیں اس میں پیدا نہ ہو جائیں۔ اول تکبر کو توڑنا جس طرح کہ کھڑا ہوا پہاڑ جس نے سر اونچا کیا ہوا ہوتا ہے گر کر زمین سے ہموار ہو جائے۔ اسی طرح انسان کو چاہئے کہ تمام تکبر اور بڑائی کے خیالات کو دور کرے۔ عاجزی اور خاکساری کو اختیار کرے اور دوسرا یہ ہے کہ پہلے تمام تعلقات اس کے ٹوٹ جائیں جیسا کہ پہاڑ گر کر (ٹکڑے ٹکڑے) ہو جاتا ہے۔ اینٹ سے اینٹ جدا ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی اس کے پہلے تعلقات جو موجب گندگی اور الٰہی نارضامندی تھے وہ سب تعلقات ٹوٹ جائیں اور اب اس کی ملاقاتیں اور دوستیاں اور محبتیں اور عداوتیں صرف اللہ تعالیٰ کے لئے رہ جائیں۔"

(ملفوظات جلد اول ص ۵۱۱)

مکرم ڈاکٹر نوری صاحب کی ربوہ آمد

○ مکرم ڈاکٹر ایم مسعود الحسن نوری صاحب FACC (USA), FRCP Edinburg ہارٹ سپیشلسٹ مورخہ ۲۹۔ اور ۳۰۔ جولائی ۹۴ء فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے ضرورتمند احباب سے گذارش ہے کہ وہ مورخہ ۲۷۔ جولائی ۹۴ء تک ہسپتال ہذا کے جنرل ڈیوٹی میڈیکل آفیسر صاحبان سے مکرم ڈاکٹر نوری صاحب سے علاج معالجہ کے لئے وقت حاصل کرلیں۔

(ایڈمنسٹریٹر)

فوری ضرورت ہے

○ ڈی سی موٹر وائنڈنگ' آرمیچر وائنڈنگ' ہائی وولٹیج ٹرانسفارمر اور ہر قسم کے جنریٹرز کو ٹیسٹ کرنے میں ماہر افراد کی ایک کمپنی کو فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند افراد مکرم امیر صاحب / مکرم قائد صاحب کی تصدیق کے ساتھ فوری رابطہ قائم فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

خدا ہی ہے جو ہر دم آسمان کا نور اور زمین کا نور ہے۔ اس سے ہر ایک جگہ روشنی پڑتی ہے آفتاب کا وہی آفتاب ہے۔ زمین کے تمام جانداروں کی وہی جان ہے۔ سچا زندہ خدا وہی ہے مبارک وہ جو اس خدا کو قبول کرے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تمام بنی نوع انسان سے جہاں تک ممکن ہو احسان کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

متقی کے لئے ضروری ہے کہ اس کا ایمان سچا ہو اور اس کے عقائد نیک عقائد ہوں۔ اور پھر اس پر اعمال بھی نیک ہوں۔ ایمان کے اصول صاف ہیں۔ قدوس اور پاک اور پاک خدا۔ قدوسیت چاہتا ہے ناپاک انسان پاک ذات سے تعلق پیدا نہیں کرسکتا۔ تم اپنے اندر اس بات کو دیکھو کہ کیا کوئی بھلا مانس اور شریف پسند کرتا ہے کہ وہ بدمعاش اور بدنام آدمیوں کے ساتھ ملے اور تعلق پیدا کرے۔ پھر اس پر قیاس کرو کہ وہ خدا جو قدوسوں کا قدوس اور پاک ہے جو تمام محامد اور خوبیوں کا مجموعہ اور سرچشمہ ہے کب پسند کرسکتا ہے کہ گندے اور ناپاک لوگ اس سے تعلق رکھ سکیں۔ پس اگر خدا سے رشتہ قائم رکھنا چاہتے ہو اور اس کو خوش کرنا پسند کرتے اور ضروری سمجھتے ہو تو خود بھی پاک ہو جاؤ اور اس پر سچا ایمان لاؤ۔ کہ تمام محامد اور تعریفوں اور خوبیوں کے لئے وہی ایک پاک ذات سزاوار ہے۔ جس طرح سے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر رحم کرتا اور شفقت اور پیار کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ تم بھی اس کی مخلوق کے ساتھ سچی محبت اور شفقت کرو اور رحم اور ہمدردی کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ برتاؤ کرو۔ میں پھر کہتا ہوں۔ سوچو اور غور کرو کہ تقویٰ کے سوا فائدہ نہیں۔ خداتعالیٰ نے صاف صاف لفظوں میں اس بات کو کھول کھول کر بیان کیا ہے کہ مغرب یا مشرق کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا ہی نیکی نہیں بلکہ سچا ایمان خدا کو مطلوب ہے۔ اس لئے اس بات پر ایمان لاؤ کہ وہ خدا قدوس ہے' تمام رحمتوں۔ بزرگیوں اور سچائیوں کا سرچشمہ ہے اور اس کے قرب کے لئے ضروری ہے کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کی ان صفات کا پورا لحاظ رکھیں۔ خداتعالیٰ کی صفت ہے کہ بدکار اور غافل بھی اس کی ربوبیت سے فیض پاتے ہیں اور حصہ لیتے ہیں۔ پس تم بھی خدا کی مخلوق کے ساتھ مہربانی۔ نیکی اور سلوک کرنے میں مسلم۔ غیر مسلم کی قید اٹھا دو۔ اور تمام بنی نوع انسان سے جہاں تک ممکن ہو احسان کرو۔ خدا رب العالمین ہے۔ یہ بھی رحیم للعالمین ہو جاوے۔ پس یہ تقویٰ ہے۔

(از خطبہ ۲۷۔ جنوری ۱۸۹۶ء)

انسان کو انسانیت کے آداب سکھائے جائیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت دو روپیہ

۲۳ - وفا ۱۳۷۳ ھش — ۲۳ - جولائی ۱۹۹۴ء

اولاد کو عبادت گذار بنائیں

عبادت کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے۔ عبادت سے خوشی بھی حاصل ہوتی ہے اور خدا کا قرب بھی۔ خدا کا قرب انسان کی کامیابی کا ضامن بن جاتا ہے۔ یہ کارخانہ عالم خدا تعالیٰ کے قبضہ اختیار میں ہے۔ وہی اسے چلاتا ہے۔ اس کی ہر کل اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اور ٹھیک ہی کہتے ہیں کہ اس کے اذن کے بغیر پتہ بھی نہیں ہلتا۔

جملہ معترضہ کے طور پر اذن کے بغیر پتہ نہ ہلنے کے متعلق ایک دفعہ حضرت امام جماعت الثالث نے ایسی مثال دی جس کا جواب نہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ آپ ایک درخت کی شاخوں کی طرف دیکھ رہے تھے۔ پتے ہل رہے تھے۔ ایک سبز پتہ ٹہنی سے ٹوٹ کر نیچے گر گیا اور ایک خشک پتہ اپنی جگہ پر قائم رہا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ گرنا تو خشک پتے کو چاہئے تھا لیکن سبز پتہ کے گرنے سے پتہ چلا کہ گرتا وہی پتہ ہے جسے خدا کا اذن ملتا ہے چاہے وہ خشک ہو۔ چاہے سبز۔ کیسی اچھی دلیل ہے اس بات کی کہ خدا کے اذن کے بغیر پتہ بھی نہیں ہلتا۔

اگر خدا کے اذن کے بغیر پتہ بھی نہیں ہلتا تو یہ بات سمجھ لینا کچھ مشکل نہیں ہونا چاہئے کہ انسان کو جو کچھ ملتا ہے یا جو کچھ اسے نہیں ملتا وہ سب خدا کے اذن کا اظہار ہے اسے جو کامیابی حاصل ہوتی ہے یا جہاں وہ ناکام ہوتا ہے وہاں کسی نہ کسی رنگ میں خدا کا اذن کارفرما ہوتا ہے۔ اور جسے خدا کا قرب حاصل ہو گا وہ بہرحال اس شخص سے بہتر ہو گا جسے قرب حاصل نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ اس کی دعائیں بھی زیادہ سنے گا اور اس کے کام بھی زیادہ تر کامیابی پر منتج ہونگے۔

ہر بات ہم عبادت ہی سے حاصل کر سکتے ہیں۔

عبادت کے بھی دو طریق ہیں۔ ایک انفرادی عبادت' ایک اجتماعی۔ اور چونکہ انسان معاشرہ کا ایک حصہ ہے اس لئے انفرادی عبادت کے علاوہ اجتماعی عبادت بھی اس پر لازم آتی ہے۔ اور اس کے لئے مفید تر ہوتی ہے۔ گھر میں جس عبادت کا ایک درجہ ثواب ہے اسی عبادت کا "بیوت" میں ستائیس درجے ثواب ہے۔ کتنا زیادہ فرق ہے۔ اس فرق کو مد نظر رکھنا ہی انسان کو اس بات پر راغب کر دیتا ہے۔ بلکہ شوق دلا دیتا ہے۔ کہ وہ اجتماعی عبادت کے لئے "بیوت" میں جائے۔

عبادت کا ایک اور پہلو بھی ہے اور وہ یہ کہ ہر عبادت گذار کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کی اولاد۔ اور اولاد در اولاد بھی عبادت گذار بنے۔ ہمیشہ خدا تعالیٰ کے آستانے پر جھکی رہے۔ اسی سے مانگے۔ اسی سے لے۔ اسی کا ہو کر رہے۔ اس امر میں کامیابی کے لئے بچے کو "بیوت" میں لے جانا نہایت کارگر ثابت ہوتا ہے۔ جب وہ اوروں کو بھی وہاں دیکھتا ہے تو اس کا شوق بڑھتا ہے۔ اور وہ حقیقت میں عبادت گذار بن جاتا ہے "بیوت" میں عبادت گذاری کی تو یہ کیفیت ہونی چاہئے کہ ہر وقت دل وہاں اٹکا رہے۔ یعنی وہاں جائے اور عبادت کرنے کو جی چاہے اور جب بھی وہاں جانے کا وقت ہو انسان کشاں کشاں وہاں پہنچ جائے۔

اپنے بچوں کو "بیوت" میں ضرور لے جائیں۔ وہاں کے آداب سکھائیں۔ وہاں سے پیش کئے جانے والے علوم سے انہیں بہرہ ور ہونے کا موقع دیں۔ لوگوں سے ملنے کا موقع دیں اور انہیں صحیح معنوں میں معاشرہ۔ عبادت گذار معاشرہ۔ کا حصہ بنائیں۔

بولنا سیکھ لیا ہے تو خموشی سیکھو
اپنی چاندی کو بنا سکتے ہو خالص سونا
ناروا بات کسے کوئی تو کہہ لینے دو
اپنے جذبات سے مغلوب نہ ہرگز ہونا

ابوالاقبال

ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا

ابتدا سازم بنامِ پاک آں ہے ابتدا
آنکہ در ذاتِ قدیمش راہ نیابد انتہا
آج کیوں اترا رہی ہے صحنِ گلشن میں ہوا
کیوں فضائے بوستاں ہے اس قدر فرحت فزا
کیوں ترنّم ریز ہیں سب طائرانِ خوشنوا
کیوں عروسِ گل کا جوبن آج ہے نکھرا ہوا
خندۂ گُل کیوں اچنبھا سا نظر آتا ہے آج
کیوں نئے انداز میں اٹھتی ہے بلبل کی صدا
کیوں تبسّم رُوکش قہقہہ ہوا جاتا ہے یوں
خندہ گُل سے بھی ہے خاموشئ غُنچہ ہوا
نکہتِ گل اور غنچہ کی مہک جاں آفریں
اور یہ جاں آفرینی صنعتِ کِلکِ فضاء
یوں خمیدہ بارِ برگ و گُل سے ہیں شاخ و شجر
پیشِ داور . جس ادا سے ہو کوئی عابد جھکا
صحنِ گلشن میں سکوتِ پیہم آبِ رواں
خشیتِ اللہ سے دلِ مومن ہو جوں پگھلا ہوا
یوں لبِ جُو ہے قیامِ سروِ بالا جس طرح
منزلِ مقصود پر پہنچا ہوا ہو پارسا
ورقِ گُل را گر ببینی بچشمِ معرفت
تجھ پہ کھُل جائے حق و حکمت کا ہے دفتر کھلا
بس حسؔن اب دیکھ لی موزونئ طبعِ رواں
چھوڑ تشبیہات کو اور برسرِ مطلب بیا
ہاں کہیں ایسا نہ ہو اربابِ مجلس بول اُٹھیں
آگیا ہے بزم میں یہ بھی کوئی ہرزہ سرا
کچھ تو آخر چاہئے ارکانِ محفل کا لحاظ
وہ بھی پھر اہلِ قلم اور صاحبِ فہم و ذکا
یہ طریقہ یہ سلیقہ۔ بزم کا یہ ربط و ضبط
شاذ و نادر ہی ملے گا میر صاحب[1] کے سوا
اک نظر اصحابِ مجلس کی طرف بھی چاہئے
ہیں ہمہ تن گوش سب یار و عزیز و آشنا
صد گرہ دارد- گرہ بر مصرعہ دُرِّ ثمیں
نیست آساں گرہ بر قولِ جنابِ میرزا
گر تُرا باور نیائد بر تو مے خوانم عزیز
غور کُن در بندشِ الفاظ و در معنی درا
چشمِ مستِ ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا

حسن رہتاسی

[1] میر قاسم علی صاحب

فارسی منظوم کلام

آنچہ ما فی الضمیر تست نہاں
کے چو تو داندش دگر انساں

جو بات تیرے دل میں پوشیدہ ہے اسے دوسرا انسان تیری طرح کیونکر جان سکتا ہے۔

پس تو ما فی الضمیر آں دادار
مثل اوچوں بدانی اے غدار

پھر تو اس بات کو جو خدا کے خیال میں ہے اے بے وفا کیونکر اس کی طرح جان سکتا ہے۔

آنکہ چشم آفرید نور دہد
آنکہ دل اُو سرور دہد

جس نے آنکھ پیدا کی وہی نور بخشتا ہے جس نے دل دیا وہی سرور عنایت کرتا ہے۔

چشمِ ظاہر ببیں کہ چوں زِ کرم
خالقش داد نیّرِ اعظم

ظاہری آنکھ کو دیکھ کہ کس طرح اپنی مہربانی سے خالق نے اس کو آفتاب عطا کیا۔

وز برائے مصالحِ دوراں
گاہ پیدا نمود و گاہ نہاں

اور زمانے کی بھلائی کے لئے کبھی اس آفتاب کو ظاہر کیا اور کبھی پوشیدہ کر دیا۔

ایں چنیں ست حالِ چشمِ دروں
آفتابش کلامِ آں بے چوں

یہی حال باطنی آنکھ کا ہے۔ اس کا آفتاب اس بے نظیر خدا کا کلام ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ جو بات کسی انسان کے دل میں پوشیدہ ہو اسے کوئی دوسرا شخص صحیح طور پر جان نہیں سکتا۔ جب تک اسے بتایا نہ جائے اور جب یہ بات ہمارے مشاہدہ میں آتی ہے تو پھر ہم یہ کیوں نہیں سمجھ سکتے کہ جو کچھ خدا کے دل میں ہے وہ اس کے سوا کوئی اور نہیں جان سکتا۔ جب تک کہ وہ خود کسی کو نہ بتائے۔ اللہ تعالیٰ نے آنکھ پیدا کی ہے اور اس آنکھ کو نور عطا کیا ہے اور اس نور کے ذریعے دیکھنے کے لئے اسی خدا نے انسان کو دل دیا ہے اور دل میں خوشی کے جذبات پیدا کئے ہیں۔ ظاہری آنکھ کو اگر ہم دیکھیں اور اس پر غور کریں تو ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ آنکھ سے کام لینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے نہایت مہربانی سے سورج بھی پیدا کیا ہے۔ جس طرح اگر آنکھ موجود ہو اور سورج نہ ہو یا کوئی مصنوعی روشنی نہ پیدا کی جائے تو انسان دیکھ نہیں سکتا۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ نے آنکھ کے نور کو کام میں لانے کے لئے انسان کو سورج عطا کیا۔ اور یہ سورج ایسا ہے کہ انسانی ضروریات کے مطابق کبھی اسے ظاہر کیا جاتا ہے اور کبھی پوشیدہ مثلاً دن کے وقت سورج ظاہر ہوتا ہے اور زمین کے جس جس حصے پر رات ہوتی ہے وہاں یوں لگتا ہے کہ سورج ناپید ہو گیا ہے۔ یا چھپ گیا ہے۔ اسی طرح دن کے وقت بھی آندھی بارش وغیرہ سے سورج چھپ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورج کے ظاہر ہونے اور اس کے چھپ جانے میں جو مصالح رکھے ہیں ان پر بھی انسان کو غور کرنا چاہئے۔ ظاہری آنکھ کی مثال دیتے ہوئے حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ باطنی آنکھ کا بھی یہی حال ہے۔ باطنی آنکھ بھی اس وقت تک دیکھ نہیں سکتی جب تک اس کا آفتاب موجود نہ ہو۔ اور باطنی آنکھ کا آفتاب اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ انسان کی روحانی رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ اپنا کلام عطا فرماتا ہے۔ تمام انبیاءؑ اللہ تعالیٰ کے کلام سے نوازے گئے اور اسی کلام کی وجہ سے انہوں نے اپنے اپنے حلقہ میں یا ساری دنیا میں روحانی رہنمائی کی۔ اگر انسان اپنی ظاہری آنکھ پر پوری طرح غور کرے تو اسے اس بات کی سمجھ آجانی چاہئے کہ اسی طرح روحانی امور دکھائے ہی دیکھے جا سکتے ہیں۔ اور ان کے دکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ کا کلام ہماری مدد کرتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں ایک نہایت لطیف اشارے سے خدا تعالیٰ کی طرف ہماری توجہ مبذول کرواتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے احکام کو سمجھنے اور ان پر عمل درآمد کرنے کو واضح طور پر پیش فرماتے ہیں۔ اگر انسان خدا تعالیٰ کے کلام سے کام نہ لے تو یہ یقینی بات ہے کہ اس کی باطنی آنکھ اندھی رہے گی اور وہ کچھ بھی دیکھ نہ سکے گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اس کے کلام سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی روحانی زندگی کو بہتر سے بہتر بنا سکیں۔ یہی کلام ہماری باطنی آنکھ کا نور ہے۔ یہی ہماری باطنی آنکھ کو دیکھنے کی توفیق دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے کلام سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

صادقہ فضل

اُمّ المؤمنین حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا

صادقہ فضل صاحبہ اپنی کتاب ام المومنین حضرت ام سلمہؓ میں مزید کہتی ہیں:۔

ایک روز آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حضرت ام سلمہؓ اور حضرت ام حبیبہؓ نے حبشہ کے گرجوں کے بارے میں ذکر کیا کیونکہ یہ دونوں وہاں سے ہو کر آئیں تھیں اس لئے وہاں کے حالات سناتے وقت عیسائیوں کے گرجوں کا بھی ذکر کر دیا کہ ان میں مجسمے اور تصاویر ہیں۔ جس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا ان لوگوں میں جب کوئی نیک آدمی مرجاتا ہے تو اس کی قبر کو عبادت گاہ بنا لیتے ہیں اس کا بت بنا کر اس میں کھڑا کر دیتے ہیں۔ اور یہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی نظر میں بدترین لوگ ہوں گے۔

۶۱ھ میں آنحضرت ﷺ کے پیارے نواسے حضرت امام حسینؓ نے شہادت پائی۔ اس وقت حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خواب دیکھا کہ آنحضرت ﷺ تشریف لائے ہیں اور آپؐ کا سر مبارک اور ریش مبارک (ڈاڑھی) غبار آلود ہے۔ آپؐ بے حد پریشان ہیں۔ پوچھا یا رسول اللہؐ آپؐ کا کیا حال ہے۔ فرمایا حسینؓ کے مقتل سے آرہا ہوں۔ جب حضرت ام سلمہؓ بیدار ہوئیں تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اسی حالت میں یہ الفاظ منہ سے نکلے "اہلِ عراق نے حضرت حسینؓ کو شہید کر دیا اللہ ان کو قتل کرے جن لوگوں نے حسینؓ کی بے حرمتی کی خدا ان کو ذلیل کرے اور ان پر لعنت بھیجے"۔

ایک بار حضرت ام سلمہؓ نے آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ ۔ کیا وجہ ہے ہم عورتوں کا قرآن کریم میں ذکر نہیں ہے۔ آپؐ منبر پر تشریف لے گئے اور یہ آیت مبارکہ پڑھی (۔) یعنی یقیناً مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان لانے والے مرد اور ایمان لانے والی عورتیں اس آیت کریمہ میں مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کا ذکر کیا گیا ہے اور خدا تعالیٰ نے ان کو اجر اور ثواب عطا کرنے کا ذکر فرمایا ہے۔

۵ھ میں محاصرہ بنو قریظہ ہوا یہودیوں سے بات کرنے کی غرض سے آنحضرت ﷺ نے حضرت ابو لبابہؓ کو بھیجا تھا۔ مشورہ کرتے وقت ابو لبابہؓ نے ان کو ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ تم قتل کر دئے جاؤ گے لیکن جب بعد میں انہوں نے سوچا کہ یہ تو ایک راز تھا جو کہ مجھے نہیں بتانا چاہئے تھا۔ چنانچہ خود ہی دل میں شرمندہ ہوئے اور سزا کے طور پر اپنے آپ کو مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ لیا۔ ایک روز آنحضرت ﷺ جب حضرت ام سلمہؓ کے گھر میں تھے۔ صبح کے وقت جب آپؐ بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے۔ حضرت ام سلمہؓ نے مسکرانے کی وجہ دریافت فرمائی۔ آپؐ نے فرمایا ابو لبابہؓ کی توبہ قبول ہو گئی ہے۔ جس پر حضرت ام سلمہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کیا یہ خوشی کی خبر میں ان کو سنا دوں۔ آپؐ نے فرمایا ہاں! اگر چاہتی ہو تو سنا دو۔ پھر آپ نے اپنے حجرہ کے دروازے پر کھڑی ہو کر ابو لبابہؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا

"مبارک ہو! تمہاری توبہ قبول ہو گئی ہے"

اس آواز کو سن کر ابو لبابہؓ بہت خوش ہوئے۔ اور پھر مدینہ کے سب لوگ خوشی کی یہ خبر سن کر جمع ہو گئے۔ ایک روز قبیلہ قریش کے معزز صحابی ابن ام مکتومؓ آنحضرت ﷺ کے ہاں آئے یہ مؤذن بھی تھے مگر آنکھوں سے نابینا تھے۔ اس وقت حضور ﷺ کے پاس حضرت ام سلمہؓ اور حضرت میمونہؓ بیٹھی تھیں۔ دونوں سے حضور نے فرمایا ان سے پردہ کرو۔ جس پر دونوں بولیں یہ تو نابینا ہیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا بے شک یہ تو نابینا ہیں دیکھ نہیں سکتے مگر تم انہیں دیکھتی ہو"

حضرت ام سلمہؓ بہت سادہ اور صاف گو تھیں۔ نہایت درجہ نیک اور عبادت گذار تھیں ہر ماہ تین دن پیر، جمعرات اور جمعہ روزہ رکھتیں بہت فیاض اور سخی تھیں۔ غریبوں کی دل کھول کر امداد کرتیں ہر ایک سے نہایت محبت سے پیش آتیں دوسروں کو بھی ایک دوسرے کے ساتھ نرمی اور ہمدردی کا سلوک کرنے کی تلقین فرماتیں۔ حدیث سننے کا بہت شوق تھا۔ ایک بار بال گندھوا رہی تھیں کہ حضور ﷺ کے خطبہ کی آواز سنائی دی فوراً بال باندھ کر خطبہ سننے لگیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید کے بغیر انسان کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف انسان کھنچا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ میں فنا ہو جاتا ہے تو اس سے وہ کام صادر ہوتے ہیں جو خدائی کام کہلاتے ہیں اور اس پر اعلیٰ سے اعلیٰ انوار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ انسانی کمزوری کا تو کچھ بھی ٹھکانا نہیں ہے۔ وہ ایک قدم بھی خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید کے بغیر نہیں چل سکتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تلقینِ عمل

ہمارے نوجوانوں کو محنت کی عادت پیدا کرنی چاہئے مثلاً زمیندار ہیں آج کل قحط کی وجہ سے وہ کتنا شور مچا رہے ہیں۔ مجھے بھی لوگ کہتے ہیں کہ کوئی ایسی تدبیر کیجئے یا کوئی موئی تجویز بتائیے۔ جس پر عمل کر کے ہم اس قحط کا مقابلہ کر سکیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس قحط میں ہمارا ابھی کوئی حصہ ہے یا نہیں۔ کیا ہمارا زمیندار زمین میں اس طرح دانے ڈالتا ہے۔ جس طرح دانے ڈالنے کی ضرورت ہے۔ کیا وہ اسی طرح نلائی کرتا ہے۔ جس طرح نلائی کرنے کی ضرورت ہے کیا وہ اسی طرح ہل چلاتا ہے اور کھیت کو پانی دیتا ہے جس طرح ہل چلانے اور کھیت کو پانی دینے کی ضرورت ہے۔ کیا وہ دانے بے اصول نہیں ڈال دیتا۔ کیا جب وہ کھیتوں کو پانی دیتا ہے تو پانی ادھر ادھر نہیں نکل جاتا۔ کیا اس کے کھیت میں اس قدر گھاس تو نہیں پیدا ہو جاتا کہ اصل فصل نظر ہی نہ آئے۔ کیا جب وہ ہل چلاتا ہے تو اس طرح نہیں ہوتا کہ وہ ہاتھ میں حقہ پکڑے ہوئے ہوتا ہے۔ بیل ... کھاتا ہے اور ہل زمین سے اوپر اٹھ جاتا ہے۔ اور بیچ میں کچھ جگہ خالی چھوٹ جاتی ہے۔ جہاں ہل نہیں چلا ہوتا۔ یا ناقص ہل چلتا ہے۔ اگر وہ یہ ساری احتیاطیں کرتا تو آج ہمارے ملک میں دوگنی پیداوار ہوتی اور اگر ہماری گندم کی پیداوار ڈبل ہوتی تو آج قحط کیوں پڑتا۔

(صاحب ایمان) کی نظر آنیوالے خطرات پر بھی ہوتی ہے

تم محنت کی عادت ڈالو۔ سؤر کی عادت ہوتی ہے کہ وہ سیدھا چلتا جاتا ہے۔ سامنے کے خطرات کو نہیں دیکھتا۔ سؤر کا شکار کرنے والے نیزہ پکڑ کر راستہ میں بیٹھ جاتے ہیں۔ سؤر سیدھا آتا ہے۔ اور نیزہ اس پر گر جاتا ہے لیکن چیتا اور شیر اور دوسرے جنگلی جانور خطرہ دیکھ کر رستہ سے ہٹ جاتے ہیں۔ اسی طرح (صاحب ایمان) بھی خطرات کا خیال رکھتا ہے۔ اور وہ سؤر کی طرح سیدھا نہیں چلتا جاتا۔ یہ عادت گندے جانور کی ہے۔ کہ وہ سیدھا چلا جاتا ہے پس سمجھدار نوجوانوں کا کام ہے کہ وہ اپنے ملک کے حالات اور ماحول پر غور کریں اور دیکھیں کہ ملک اور قوم کی ترقی کے کونسے ذرائع ہیں۔ ان ذرائع کو استعمال کریں تا ملک ترقی کرے ملک میں جو صنعتیں اور ... تیں پہلے نہیں ان کی طرف توجہ دی جائے اگر نوجوان اس طرف توجہ کریں تو بے شک وہ ابتدا میں تکلیف بھی اٹھائیں گے۔ لیکن آخر میں ایسے حالات پیدا ہو جائیں گے جو ان کے خاندان اور ملک کے لئے مفید ہوں گے۔"

محنت اور کوشش کے ساتھ انسان انسان بنتا ہے

"پس محنت اور کوشش کے ساتھ ہی انسان انسان بنتا ہے یا تو تم موجودہ حالتوں پر قائم رہ کر اپنی غلامی کے دَور کو اور لمبا کرو گے اور یا غلامی کے طوق کو اتار کر سرداری کے تخت کو جیتو گے۔ یہ دونوں حالتیں تمہارے سامنے ہیں یا تو تم کوشش نہیں کرو گے اور یہ خیال کرو گے کہ موجودہ حالت کو بدلنے کی ضرورت نہیں اس حالت میں بھی روٹی مل جائے گی۔ لیکن اس طرح تم غلامی کی حالت میں رہو گے۔ پاکستان کے آزاد ہو جانے سے تم آزاد نہیں ہو جاتے۔ کیونکہ جو ملک صنعتی طور پر دست نگر ہو۔ وہ پورا آزاد نہیں کہلا سکتا۔ اپنے آپ کو آزاد کرانے کے لئے اپنے ملک کو آ... کرانے کے لئے قربانی کی ضرورت ہے۔ اگر صنعتی اشیاء کے لئے ہم دوسرے ممالک کے محتاج رہے تو ہمیشہ یہ شکوہ رہے گا۔ کہ فلاں ملک ہماری روئی نہیں لیتا۔ ہمارا زمیندار مر رہا ہے وہ ہمیں فوجی سامان نہیں دیتا۔ کیونکہ جس کی وجہ سے ہماری فوج غیر مسلح ہے۔

صنعتی آزادی کے بغیر آزادی "محدود آزادی" ہوتی ہے

یہ آزادی محدود آزادی ہے۔ آزادی اس چیز کا نام ہے۔ کہ ہمارا ملک دوسرے ممالک کو چیلنج کر سکے کہ تم ہمارا مقاطعہ کرتے ہو تو کرو ہمیں کوئی خطرہ نہیں۔ توپیں یہاں بن رہی ہوں۔ ہوائی جہاز یہاں بن رہے ہوں۔ ریلوے کے انجن یہاں بن رہے ہوں۔ ٹریکٹر لاریاں موٹر اور دوسری چیزیں یہاں تیار کی جا رہی ہوں۔ یہ خیال کر لینا کہ روٹی تو ہر حالت میں ملتی ہے۔ زیادہ کوشش کی کیا ضرورت ہے ہماری غلامی کو لمبا کرتا ہے۔ لیکن اگر ہم روٹی کو لات ماریں اور تجارتوں۔ ایجادوں۔ زراعتوں اور صنعتوں میں لگ جائیں۔ تو شاید کچھ عرصہ تک ہمیں تکلیف بھی ہو یا ہماری نسل بھی کچھ عرصہ تک تکلیف اٹھائے لیکن ایک وقت ایسا آئے گا۔ جب ہم اپنے خاندان اور ملک کے لئے ایک مفید وجود بن سکیں گے اور ہماری ساری تکالیف رفع ہو جائیں گی۔ پس میں اپنے نوجوانوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ

نوکریوں کی بجائے پیشے اختیار کرنے چاہئیں

تعلیم محض اس لئے حاصل نہ کریں کہ اس کے نتیجہ میں انہیں نوکریاں مل جائیں گی۔ نوکریاں قوم کو کھلانے کا موجب نہیں ہوتیں۔ بلکہ نوکر ملک کی دولت کو کھاتے ہیں۔ اگر تم تجارتیں کرتے ہو۔ صنعتوں میں حصہ لیتے ہو۔ ایجادوں میں لگ جاتے ہو۔ تو تم ملک کو کھلاتے ہو۔ اور یہ صاف بات ہے کہ کھلانے والا کھانے والے سے بہترین ہوتا ہے۔ نوکریاں بے شک ضروری ہیں لیکن یہ نہیں کہ ہم سب نوکریوں کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے۔ کہ ہم زیادہ سے زیادہ پیشے اختیار کریں۔ تاکہ ملک کو ترقی حاصل ہو اور کم سے کم ملازمتیں کریں۔ صرف اتنی جن کی ملک کو اشد ضرورت ہو۔"

(فرمودہ ۲۱۔ نومبر ۱۹۵۲ء)

(الفضل ۱۴۔ دسمبر ۱۹۵۲ء)

ناصرہ داؤد

نُور کی پہلی کرن

ناصرہ داؤد صاحبہ اپنی کتاب نور کی پہلی کرن میں مزید لکھتی ہیں:-

آپ جانتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے دادا عبدالمطلب تھے۔ انہوں نے ایک دفعہ خدا تعالیٰ سے عہد کیا کہ اگر وہ انہیں دس بیٹے دے اور وہ سب جوان ہو جائیں تو وہ ان میں سے ایک کو خدا کی راہ میں قربان کر دیں گے خدا تعالیٰ نے کچھ ایسا فضل کیا کہ ان کے ہاں دس بیٹے ہوئے۔ جو سب کے سب جوان ہو گئے۔ تو حضرت عبدالمطلب کو خدا تعالیٰ سے کیا ہوا اپنا عہد یاد تھا۔ لہٰذا انہوں نے اپنا عہد پورا کرنے کے لئے اپنے بیٹوں کے نام قرعہ ڈالا کہ جس بیٹے کے نام قرعہ آئے گا۔ اسے وہ خدا کی راہ میں قربان کر دیں گے۔ اب یہ عجیب معاملہ ہوا کہ قرعہ میں حضرت عبداللہ کا نام نکلا۔ جو کہ حضرت عبدالمطلب کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے لیکن ان سے آپ کو بہت پیار تھا۔ اور دوسری طرف خدا سے کیا ہوا عہد تھا۔ لیکن حضرت عبدالمطلب نے خدا سے کیا ہوا عہد خوب نبھایا۔ اور اپنے بیٹے کو قربان کرنے کے لئے چل پڑے۔ لوگوں نے کہا کہ عبداللہ کی بجائے دس اونٹ قربان کر دیئے جائیں۔ لیکن حضرت عبدالمطلب نے کہا کہ بغیر قرعہ ڈالے یہ کام نہیں کروں گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے کام بھی بڑے عجیب ہوتے ہیں۔ جب حضرت عبدالمطلب نے اونٹوں اور حضرت عبداللہ کے نام قرعہ ڈالا تو قرعہ میں حضرت عبداللہ کا نام نکلا۔ اب حضرت عبدالمطلب نے دس اور اونٹ ملا کر یعنی بیس اونٹ کر کے دوبارہ قرعہ ڈالا تو پھر حضرت عبداللہ ہی کا نام نکلا۔ حضرت عبدالمطلب دس دس اونٹ کر کے بڑھاتے جاتے تھے اور ہر دفعہ قرعہ میں حضرت عبداللہ ہی کا نام نکلتا رہا۔ آخر جب سو اونٹ ہو گئے۔ تو قرعہ اونٹوں کے نام نکلا۔ حضرت عبدالمطلب نے تسلی کے لئے دو دفعہ قرعہ ڈالا تو اونٹوں کے نام نکلا۔ اب انہوں نے سو اونٹ ذبح کر دیئے اور حضرت عبداللہ بچ گئے۔ اور یہی حضرت عبداللہ نبی کریم آنحضرت ﷺ کے والد تھے۔

اوپر جو آپ کو واقعہ اصحاب فیل کا بتایا ہے۔ اس سے کچھ عرصہ پہلے حضرت عبداللہ کی شادی حضرت آمنہ بنت وہب سے کر دی تھی۔ شادی کے کچھ عرصہ کے بعد حضرت عبداللہ تجارت کے لئے ملک شام کی طرف گئے۔ واپسی پر وہ بیمار ہو گئے اور مدینہ میں اپنے رشتہ داروں کے ہاں ٹھہر گئے۔ چند دن کی بیماری کے بعد ہی وہ فوت ہو گئے۔ اس وقت ان کی عمر صرف ۲۵ سال تھی۔ ابھی رسول کریم ﷺ پیدا نہیں ہوئے تھے۔

وہ عظیم الشان بچہ جس کا تمام قومیں یعنی یہودی، عیسائی، اور عرب، انتظار کر رہے تھے۔ وہ آج سے ۱۴۰۰۔ سال پہلے ملک عرب کے ایک شہر مکہ مکرمہ کے قبیلہ قریش میں بنو ہاشم کے گھرانے میں ۲۰۔ اپریل ۵۷۰ء بروز پیر بمطابق ۱۲۔ ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔

جھوٹ بولنے سے دل تاریک، اخلاقی و روحانی قویٰ زائل ہو جاتے ہیں

کذب کے اختیار کرنے سے انسان کا دل تاریک ہو جاتا ہے اور اندر ہی اندر اسے ایک دیمک لگ جاتی ہے ایک جھوٹ کے لئے پھر اسے بہت سے جھوٹ تراشنے پڑتے ہیں کیونکہ اس جھوٹ کو سچائی کا رنگ دینا ہوتا ہے۔ اسی طرح اندر ہی اندر اس کے اخلاقی اور روحانی قویٰ زائل ہو جاتے ہیں اور پھر اسے یہاں تک جرات اور دلیری ہو جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ پر بھی افترا کر لیتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

شیخ رحمت اللہ شاکر

ہاتھ سے کام کرنا

محترم شیخ رحمت اللہ صاحب کہتے ہیں:-

حضرت عقبہ بن عامر فرماتے ہیں کہ کنا مع رسول اللہ ﷺ خدام یعنی ہم سب آنحضرت ﷺ کے ساتھ خود اپنے خادم ہوتے تھے۔ اور باری باری اپنے اونٹ چراتے تھے۔

ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کو فاقہ کی حالت میں پاکر حضرت علیؓ ایک یہودی کے باغ میں آئے اور فی ڈول ایک کھجور معاوضہ طے کر کے سترہ ڈول پانی کے کھینچے۔ اور اس طرح سترہ کھجوریں حاصل کر کے آنحضرت ﷺ کے حضور لاکر پیش کیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سفر میں ہوتے تو جو کام خود کر سکتے۔ وہ کسی دوسرے کے سپرد نہ کرتے تھے۔ حتیٰ کہ اپنی اونٹنی کو خود بٹھاتے اور خود سوار ہوتے تھے۔

حضرت عبدالرحمانؓ بن عوف ہجرت کر کے آئے تو حضرت سعدؓ بن الربیع کے ساتھ مواخات ہوئی۔ حضرت سعد نے ان کو نصف مال دینا چاہا۔ تو انہوں نے کہا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ مجھے بازار کا راستہ بتا دو۔ چنانچہ بازار گئے اور گھی اور پنیر کی تجارت شروع کر دی۔

حضرت علیؓ حضرت سعدؓ بن مالک حضرت عبداللہ بن مسعودؓ وغیرہ جلیل القدر صحابہؓ جب مدینہ میں آئے تو انصار کی زمینوں پر کھیتی باڑی کرنے لگے۔ اور اس طرح فصل سے حصہ لے لیتے تھے۔

مختصر یہ کہ صحابہ کرامؓ کسی کام کو رذیل نہ سمجھتے تھے۔ حضرت خبابؓ لوہار تھے۔

بعض صحابیاتؓ کپڑے بنا کرتی تھیں خود ام المومنین حضرت سودہ طائف کا ردیم بناتی تھیں۔

ایک صحابی کے ہاتھ سیاہ پڑ گئے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے اس کی وجہ دریافت انہوں نے کہا کہ دن بھر پتھر پر پھاوڑا چلاتا ہوں اور اس سے اہل و عیال کی روزی کماتا ہوں آپؐ نے اس کے ہاتھ چوم لئے۔

باوجودیکہ حضرت ابوبکرؓ بہت بڑے امیر اور صاحب حیثیت آدمی تھے۔ مگر ہاتھ سے کام کرنے میں کوئی عار نہ تھی۔ آپ خود بھیڑ بکریاں چرا لیتے تھے۔ محلہ والوں کی بکریوں کا دودھ دوہ دیتے تھے۔ حتیٰ کہ آپ خلیفہ منتخب ہوئے تو آپ کے محلہ کی ایک لڑکی نے نہایت حسرت سے کہا کہ اب ہماری بکریوں کا دودھ کون دوہے گا۔

حضرت ابوبکرؓ کپڑے کی تجارت کیا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ دین و دنیا کے بلند ترین منصب پر فائز ہوئے یعنی خلیفہ ہونے کے بعد بھی آپ کے دل میں یہ احساس پیدا نہیں ہوا کہ اب ہاتھ سے محنت کرنا میری شان کے منافی ہے۔ اور کہ اب مجھے اس سے احتراز کرنا چاہئے۔ چنانچہ اگلے ہی روز حسب معمول آپ نے کپڑے کے تھانوں کا گٹھا اٹھایا۔ اور خرید و فروخت کے لئے بازار کی طرف چل دیئے۔ رستہ میں حضرت عمرؓ اور حضرت ابو عبیدہؓ ملے۔ تو انہوں نے کہا کہ اب تو آپ ہمارے امام ہیں۔ یہ کام چھوڑ دیں اور بیت المال سے وظیفہ لے لیا کریں۔

اسلام کی تعلیم کے نتیجہ میں صحابہ کرامؓ کو ہاتھ سے کام کرنے کی ایسی عادت ہو گئی تھی کہ اپنا کام کرنا معمولی بات ہے۔ وہ دوسروں کی خدمت سے بھی دریغ نہ کرتے تھے۔

باوجودیکہ دنیوی لحاظ سے حضرت عمرؓ کو اتنی بڑی پوزیشن حاصل تھی کہ جو ایک بڑے سے بڑے بادشاہ کو ہو سکتی ہے۔ مگر آپ کندھے پر مشک ڈال کر بیوہ عورتوں کے لئے پانی بھر دیتے تھے۔ اور مجاہدین کے بیوی بچوں کو بازار سے سودا سلف خرید کر لا دیتے تھے۔

حضرت عثمانؓ کی امارت میں کسی کو کلام نہیں۔ گھر میں خدمت گار موجود ہوتے تھے۔ لیکن آپؓ کی عادت تھی کہ اپنا کام خود اپنے ہاتھ سے کرتے اور کسی کو تکلیف نہ دیتے تھے۔ رات کو تہجد کے لئے اٹھتے تو وضو وغیرہ کی تیاری کے لئے کسی کو نہ جگاتے۔ بلکہ تمام سامان خود ہی کر لیتے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت ﷺ سے براہ راست تربیت حاصل کرنے والوں کے یہ بات اچھی طرح ذہن نشین ہو چکی تھی کہ آدمی کو اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنا چاہئے۔

حضرت علیؓ باوجودیکہ آنحضرت ﷺ کے فرزند نسبتی اور خود بھی ایک ممتاز حیثیت کے مالک تھے۔ مگر ہاتھ سے کام کرنے میں کبھی عار محسوس نہ کرتے تھے۔ محنت و مزدوری کو بھی اپنی شان کے خلاف نہ سمجھتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے رات بھر کسی کے باغ کو پانی دیا۔ اور اس کے عوض کچھ جَو حاصل کئے۔ اور پھر صبح جب کھانے کے لئے ان کا حریرہ تیار کرایا۔ عین اس وقت کہ آپ کھانے کو تیار ہوئے۔ ایک سائل آ گیا۔ تو آپؓ نے اٹھا کر وہ اسکے حوالے کر دیا۔

لوگ بعض اوقات آپ سے مسائل وغیرہ پوچھنے کے لئے آتے تو آپ کو کبھی گھر میں اپنا جوتا مرمت کرتے، کبھی زمین کھودتے اور کبھی جنگل میں اونٹ چراتے ہوئے پاتے تھے۔

آنحضرت ﷺ کو اپنے جگر گوشہ حضرت فاطمۃ الزہراؓ سے جو محبت تھی۔ اور آپ کی آسائش کا جس قدر خیال رہتا تھا۔ وہ احادیث سے ظاہر ہے۔ تاہم مقدرت ہونے کے بعد بھی ان کا ہاتھ سے کام کرنا آپ کے لئے باعث تکلیف نہیں ہوا۔ چنانچہ ایک دفعہ فاطمۃ الزہراؓ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ مجھے گھر میں سخت محنت و مشقت کرنی پڑتی ہے۔ حتیٰ کہ چکی پیستے پیستے میرے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے ہیں۔ آپ کے پاس غلام آئے ہیں۔ ایک مجھے عنایت کر دیں۔ تا اس مشقت میں مدد مل سکے۔ لیکن سرور دو عالم اور شہنشاہ کونین نے اپنی اکلوتی اور محبوب بیٹی کی یہ بات سن کر جو کچھ فرمایا وہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ ہم لوگ نہایت تنگدستی کی حالت میں بھی یہ پسند نہیں کرتے کہ اولاد کو معمولی مشقت کا کام بھی کرنا پڑے۔ مگر آپ کو معلوم ہے حضورؐ نے حضرت فاطمہؓ کو کیا جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا کیا میں تم کو دوں اور اہل صفہ کی آسائش کا انتظام نہ کروں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ وہ خالی واپس آ گئیں۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ ان کے مکان پر تشریف لائے۔ اور فرمایا کیا تم کو میں ایسی بات بتاؤں جو اس چیز سے بہتر ہے جو تم نے مانگی ہے۔ انہوں نے کہا فرمائیے۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہر نماز کے بعد ۳۳۔۳۳ بار تسبیح و تحمید اور ۳۴ بار تکبیر کہہ لیا کرو۔

(مسلم نوجوانوں کے کارنامے ص۱۲۱)

تعارف

ماہنامہ خالد ربوہ جون ۱۹۹۴ء

اداریہ میں مکرم ایڈیٹر صاحب نے اس بات کو موضوع بنایا ہے کہ "مبارک وہ جو اس روشنی سے حصہ لے" اور یوں شروع کیا ہے کہ ایک شخص جو کچھ ہی عرصہ قبل صلیب پر لٹکایا گیا۔ اور جس کے جوڑ جوڑ میں ظالموں نے کیل ٹھونک کر تختے پر لٹکا دیا ہو وہ..... اپنی اس بستی کو چھوڑ کر نکل پڑتا ہے۔ اس کے بعد ایک نوٹ والدین واقفین جن باتوں کا خیال رکھیں ان کے متعلق درج کیا گیا ہے۔ مطالبات تحریک جدید جو خدام الاحمدیہ کے مہتمم تحریک جدید نے مرتب کئے ہیں شامل اشاعت ہیں ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے ایک مضمون پر تعاقب کرتے ہوئے مکرم پروفیسر راجا نصراللہ خان صاحب نے ایک مضمون بعنوان اتحاد بین المسلمین تحریر کیا ہے۔ مضمون خاصا لمبا ہے اور اس ضمن میں بہت سی تفاصیل پیش کی گئی ہیں۔ لیکن مضمون لمبا ہونے کے باوجود یہ محض اس کی پہلی قسط ہے۔ اس کے بعد امریکی شہریت حاصل کرنے کے لئے درخواست دینے کا طریق۔ ویزا کے حصول کے لئے لاٹری کا اعلان شائع کیا گیا ہے۔ مکرم مبشر احمد محمود صاحب کی ڈائری کے دو ورق بھی پیش کئے گئے ہیں اور اس کے بعد مکرم محمود احمد اشرف صاحب کا ایک مضمون جھیل سیف الملوک پیش کیا گیا ہے۔ کھیلوں کے سلسلے میں آل پاکستان سپورٹس ریلی جو مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام منعقد ہوئی تھی۔ اس کی رپورٹ پیش کی گئی ہے۔ اور خدمت خلق کے میدان میں خدام الاحمدیہ نے گزشتہ ایام میں جو کچھ کیا ہے اس کی ایک رپورٹ مرتبہ شعبہ خدمت خلق بھی شامل اشاعت ہے۔ پرچے کے سرورق پر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ کو علم انعامی عطا کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ اسی طرح سپورٹس ریلی ۱۹۹۴ء کی افتتاحی تقریب کا ایک منظر پیش کیا گیا ہے اور آل پاکستان سر محمد ظفراللہ خان میموریل کرکٹ ٹورنامنٹ میں حصہ لینے والوں کی بھی ایک تصویر دی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی قیادت خدام الاحمدیہ ضلع میرپور خاص کے زیر اہتمام ہونے والے آل پاکستان سر ظفر اللہ خان میموریل کرکٹ ٹورنامنٹ میں اول ربوہ اور دوم ربوہ آنے والی ٹیمیں محترم راجہ منیر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے ساتھ دکھائی گئی ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ جماعت کے تمام نوجوان اس پرچے میں بھرپور دلچسپی لیں نہ صرف مطالعے کی حد تک بلکہ سلطان القلم کے سپاہی ہونے کی وجہ سے اس میں لکھنے کی طرف بھی راغب ہوں۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

(ن-س)

تقویٰ ایسی چیز ہے جو انسان کو اپنے مولا کا محبوب بنا دیتی ہے۔ (اللہ تعالیٰ متقیوں سے محبت کرتا ہے) تقویٰ کے باعث اللہ تعالیٰ متقی کے لئے کفیل ہو جاتا ہے اور اس سے ولایت ملتی ہے۔ (اور اللہ تعالیٰ متقیوں کا ولی ہو جاتا ہے) پھر تقویٰ ایسی چیز ہے کہ دعاؤں کی قبولیت کے لائق بنا دیتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

روانڈا/تاریخ کی سب سے بڑی ہجرت

روانڈا کی آبادی ۸۱ لاکھ ہے اور حالیہ خانہ جنگی کے باعث ملک سے ۵۵ لاکھ افراد ہجرت کر کے ہمسایہ ممالک زائر، تنزانیہ برونڈی وغیرہ چلے گئے ہیں۔ برسراقتدار حکومت باغیوں کے ہاتھوں شکست کھا رہی ہے۔ جو ایک مخالف قبیلہ سے ہیں۔ اقوام متحدہ کے نمائندوں نے ہفتہ کے روز روانڈا کے فوجی لیڈروں سے مذاکرات کئے۔ ان کا مقصد جنگ بندی کروانا ہے تاکہ اس خوف کی فضا کا خاتمہ کیا جاسکے جس کے نتیجے میں ہزاروں ہوتو قبیلے سے تعلق رکھنے والے مہاجرین بھاگ کر زائر جا رہے ہیں۔

باغی لیڈر جنرل پاؤل کاگامے نے بتایا ہے کہ وہ جنگ بندی کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے یہ بات اقوام متحدہ کے نمائندوں کو بتائی جنہوں نے ان سے ملاقات کی جنرل کاگامے نے امید ظاہر کی کہ اس جنگ بندی سے مہاجرین کی روانگی رک جائے گی اور وہ واپس آنا شروع ہو جائیں گے۔ اقوام متحدہ کے ادارے پانچ لاکھ "ہوتو" مہاجرین کے لئے امدادی سامان کی فراہمی شروع کر رہے ہیں جو زائرے میں پناہ گزین ہو چکے ہیں یہ لوگ کھلے آسمان تلے پڑے ہیں ان کو سب سے پہلے پانی کے برتن اور چٹائیاں مہیا کی جائیں گی۔ اقوام متحدہ کے نمائندوں نے ہیلی کاپٹر کے ذریعے علاقے کا جو سروے کیا ہے اس سے انہوں نے اس خدشے کا اظہار کیا ہے کہ مہاجرین کی تعداد بڑھ کر ساڑھے آٹھ لاکھ ہو سکتی ہے۔ زائر سے جانے والے راستے کھلے ہیں اور یہ ناممکن ہے کہ یہاں سے گذرنے والے انسانوں کے سیلاب کو گنا جاسکے۔ گذشتہ دو دنوں میں یہاں آ کر پناہ لینے والے مہاجرین کی تعداد کا اندازہ ۵ لاکھ ہے۔ تاریخ میں کبھی بھی اتنی بڑی تعداد میں لوگ دو دنوں میں ہجرت کر کے نہیں آئے۔

مہاجرین کو امداد پہنچانے والوں نے کیمپوں میں بیماریاں پھوٹ پڑنے کا بھی جائزہ لیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں پر نہ تو پوری خوراک ہے، نہ سایہ ہے اور نہ ہی پانی پینے کو دستیاب ہے۔

اقوام متحدہ کے نمائندے نے کہا کہ ہم نے جو بدترین حالات سوچے تھے۔ یہاں صورت حال اس سے بھی زیادہ خراب ہے۔ انسانی تاریخ میں مختصر سے وقت میں یہ سب سے زیادہ تعداد ہے جو گھر چھوڑ کر آگئی ہے۔

یہاں پہنچے والوں نے بتایا کہ جب ہم اس جگہ پہنچے تو نہ یہاں کھانے کو کچھ تھا۔ نہ ہی رہنے کی کوئی جگہ تھی۔ ایک ایک گز جگہ مہاجروں نے اپنے قبضے میں کر لی ہے ان مہاجرین کو شہر سے باہر رکھا گیا ہے تاکہ مقامی آبادی سے ان کا ٹکراؤ نہ ہو۔ ایسا ہوا ہے کہ دو افراد جو شہر کی طرف گئے تھے ان کی لاشیں ملیں۔

روانڈا میں خوراک کی شدید قلت پیدا ہو چکی ہے اور اگر جنگ بندی کر کے مہاجرین کو اپنے ملک واپس نہ بلایا گیا تو یہ صورت حال اور خراب ہو جائے گی۔ روانڈا میں فصلیں بہترین ہیں لیکن کوئی ان کو کاٹنے والا نہیں ہے۔ اس سال غیر معمولی طور پر اچھی فصلیں ہوئی تھیں لیکن جنگ نے ملک کے حالات کو خراب کر دیا۔ اگر آئندہ بیس سے تیس دن تک فصلوں کی کٹائی نہ کی گئی تو یہ ضائع ہو جائیں گی۔ اگر یہ فصلیں ضائع ہو گئیں تو قریباً دس لاکھ افراد کو آئندہ چھ ماہ تک خوراک فراہم کرنی پڑے گی اقوام متحدہ کے ذرائع نے بتایا ہے کہ ۸۱ لاکھ آبادی کے ملک میں ۵۵ لاکھ افراد ملک چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نسلی لڑائیوں میں اپریل سے اب تک ہزاروں افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔

جتنی بڑی تعداد میں مہاجرین اس ملک میں سے گئے ہیں اس کی مثال کم از کم ایک سو سال میں کہیں نہیں ملتی۔ امریکی حکومت نے قریباً ۷ کروڑ ڈالر کی امداد روانڈا کے لئے منظور کی ہے لیکن یہ امداد یکم اکتوبر کے بعد ملے گی۔ جب امریکہ کا نیا مالی سال شروع ہو گا۔

کشمیری بچیاں/تعلیم

ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں بچیاں اپنی تعلیم کا سلسلہ ترک کر رہی ہیں اس کی وجہ بھارتی فوج کی طرف جنسی تشدد کا خوف ہے۔ ہندوستان کی عورتوں کی ایک تنظیم کے وفد نے مقبوضہ کشمیر کا دورہ کیا ہے۔ اس کے اراکین نے بتایا ہے کہ ہم جہاں بھی گئے ہم کو کشمیری لڑکیوں نے بتایا کہ ان کو اس پر مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ اپنی تعلیم کا سلسلہ منقطع کر دیں تاکہ بھارتی فوجیوں کی چیرہ دستیوں سے بچ سکیں۔ اس تنظیم نے بتایا ہے کہ خصوصاً آزادی کی خاطر جام شہادت نوش کرنے والوں کے خاندانوں میں یہ مسائل نمایاں ہیں۔

بہت سی کشمیری لڑکیاں سکول جانا چھوڑ چکی ہیں خصوصاً اس صورت میں جبکہ سکول ان کے گھر سے دور واقع ہو بہت سی لڑکیاں ایسی بھی ہیں جو اپنے گھر والوں کو کچھ نہیں بتاتیں کہ بھارتی فوجی کس طرح ان کے برقعے اور دوپٹے کھینچتے ہیں۔ کیونکہ اگر وہ بتائیں گی تو ان کے گھر والے ان کو سکول جانے سے روک دیں گے۔

کشمیری یونیورسٹی کی طالبات نے بھارتی فوجیوں کے رویے کے خلاف جلوس نکالا تو حکومت نے ان کی بات سننے اور پر امن ہجوم کو برداشت کرنے کی بجائے ان پر فائرنگ کر دی۔

بہت سی طالبات نے یہ بھی بتایا کہ آئے دن کے کریک ڈاؤن، فائرنگ اور چھاپوں کی وجہ سے وہ اپنی تعلیم پر توجہ نہیں دے سکتیں۔ طالب علم یہ بھی سوچتے ہیں کہ وہ کیوں تعلیم پر اپنا وقت ضائع کریں جبکہ ان کے ساتھی دشمن سے آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔

سراجیوو/امن اور خودکشی

سراجیوو میں آج زندگی کے معمولات ۵ ماہ قبل سے بہت بہتر ہیں۔ اب لوگ ریسٹورانوں میں جاتے ہیں۔ بسوں اور ٹراموں پر سفر کرتے ہیں۔ بازاروں میں کھڑے باتیں کرتے بھی نظر آتے ہیں لیکن امن کی اس فضا کے باوجود شہر میں خودکشی کی وارداتوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کی وجہ طویل جنگ اور اس میں اپنے عزیزوں کا ہلاک ہونا ہے۔

ماہرین نفسیات کا کہنا ہے کہ جنگ کے تاریک ترین دنوں کی نسبت آج خودکشی کرنے والوں میں سات گنا اضافہ ہو چکا ہے۔

آج اہل سراجیوو کو پانچ ماہ پہلے سے زیادہ خوش ہونا چاہئے کیونکہ اب صورت حال پہلے سے بہت بہتر ہے۔ بجلی کا نظام درست ہو چکا ہے۔

ایک شخص جس کی بچی جنگ میں ہلاک ہو گئی تھی۔ وہ بعد ازاں شدید گولہ باری میں باہر نکل کر چلا پھرتا رہتا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ میں کیوں وہ خوش قسمت رہا کہ جنگ میں ہلاک نہ ہو گیا۔

سراجیوو کے لوگوں کے نزدیک جنگ میں ٹانگ ضائع ہو جانا اتنی تکلیف دہ بات نہیں جتنی کہ اپنے کسی عزیز یا دوست کی جان کا جنگ میں ضائع ہو جانا ہے۔

فلسطینی علاقوں میں یہودی

اگرچہ بالآخر تو فلسطینیوں اور اسرائیلیوں کو ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہنا پڑے گا۔ اور دونوں کو تعاون کی راہ اختیار کرنا پڑے گی لیکن فی الحال بعض اسرائیلیوں کے جذبات مشتعل ہیں یہ وہ اسرائیلی ہیں جو نہیں چاہتے تھے۔ کہ فلسطینیوں کے ساتھ کوئی امن معاہدہ کیا جائے۔ اس لئے اسرائیلی حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ان علاقوں سے جہاں فلسطینیوں کی حکومت قائم کی گئی ہے۔ وہ یہودی جو غیر قانونی طور پر مکانات حاصل کر کے اس علاقہ میں رہ رہے ہیں انہیں وہاں سے نکال لیا جائے گا۔ اگرچہ ایسا کرنے کے لئے کوئی تاریخ تو مقرر نہیں کی گئی لیکن اس میں کیا شک ہے کہ جتنی جلدی اس پر عمل کیا جا سکے اتنا ہی دونوں کے لئے بہتر ہو گا۔ ورنہ اس بات کا خدشہ موجود ہے کہ یہودی فلسطینیوں پر حملے کریں اور جواباً فلسطینی بھی یہودیوں کے حملوں کو روکنے کے لئے یا انتقاماً ان پر حملے کرنے شروع کر دیں۔ یہ فضاء امن معاہدے کی نفی ہو گی۔ اسرائیلی حکومت کا یہ اقدام کہ ایسے یہودیوں کو وہاں سے ہٹا لیا جائے۔ دانشمندانہ ہے۔ اور تنظیم آزادی فلسطین کے سربراہ یاسر عرفات نے بھی اس اقدام کی تعریف کی ہے۔ ایسا اس لئے نہیں کیا جا رہا کہ یہودی اور فلسطینی الگ الگ رہیں کیونکہ جیسا کہ شروع میں کہا گیا ہے بالآخر انہیں دوستانہ طریق اختیار کرنا پڑے گا۔ لیکن چونکہ اس وقت جذبات مشتعل ہیں اس بات کا خدشہ ہے کہ کہیں ایک دوسرے پر حملے نہ شروع ہو جائیں اور امن کے قیام کی ساری سکیم دھری کی دھری نہ رہ جائے۔ اس لئے مناسب سمجھا گیا ہے کہ غیر قانونی طور پر بسنے والے یہودی کو جنہیں پہلے آباد کیا جا رہا تھا اب وہاں سے ہٹا لیا جائے۔

مقبوضہ کشمیر میں انتخابات؟

مقبوضہ کشمیر میں جو کچھ ہو رہا ہے اس سے اس وقت عالمی برادری کو مطلع کیا جائے گا۔ لیکن اس کے باوجود بتایا گیا ہے کہ ہندوستان وہاں انتخابات کا ڈول ڈالنا چاہتا ہے اس بات کا تو امکان ہے کہ تلواروں اور بندوقوں کے سائے میں انتخابات کروائے جائیں اور جیسا کہ تیسری دنیا میں عام طور پر انتخابات ہوتے ہیں۔ اس میں دھاندلی بھی خوب کی جائے لیکن نہ تو کشمیری عوام انتخابات کو تسلیم کریں گے نہ عالمی برادری۔

ایک عرصے سے بھارتی فوج تشدد کر رہی ہے اور تشدد کے جواب میں مقبوضہ کشمیر کے آزادی پسند کشمیری اپنا دفاع بھی کر رہے ہیں اور جہاں انہیں موقعہ ملتا ہے وہ بھارتی فوج پر حملہ بھی کرتے ہیں۔ آئے دن یہ خبریں سننے میں آتی ہیں کہ بھارتی فوج کے کسی مرکز پر

ان کے کنوائے پر آزادی پسند لوگوں نے حملہ کیا اور فوجیوں کی خاصی تعداد یا ہلاک ہو گئی یا زخمی۔ جبکہ سارا مقبوضہ کشمیر اس وقت جل رہا ہے یہ بات سمجھ میں نہیں آ سکتی کہ انتخابات کس طرح کروائے جائیں گے اور ان کی کیا حیثیت ہو گی جب تک مزاحمتی گروپ اپنا کام جاری رکھے ہوئے ہیں انتخابات ہو بھی گئے تو انہیں تسلیم نہیں کیا جائے گا۔ بھارت صرف یہ بتانا چاہتا ہے کہ جہاں وہ انتخابات کروا سکتا ہے وہ علاقہ دراصل اسی کا ہے۔ اور اگر وہاں کوئی علیحدگی پسندی کی تحریک ہے تو وہ صرف چند لوگوں کی پیدا کی ہوئی ہے باقی ایک بہت بڑی تعداد انتخاب چاہتی ہے۔ لیکن تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ بھارت کا یہ خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکے گا۔

اطلاعات و اعلانات

پتہ درکار ہے

○ محترمہ نسیم خدیجہ صاحبہ زوجہ چوہدری رشید احمد صاحب (وفات یافتہ) وصیت نمبر ۱۶۵۸۴ سال ۸۸/۸۹ تک اسلام آباد میں مقیم تھیں کا موجودہ ایڈریس دفتر کو درکار ہے۔ لہٰذا اگر یہ خود پڑھیں یا کسی کو ان کے بارے میں علم ہو تو فوری دفتر وصیت سے رابطہ کرے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

مشرقی یورپ میں تعلیم کے مواقع

○ مشرقی یورپ میں میڈیکل اور دیگر کورسز کے لئے امکانات پیدا ہو رہے ہیں۔ ایسے احمدی طلبہ جو وہاں داخلہ کے خواہش مند ہوں اپنے کوائف امیر صاحب یا صدر صاحب سے تصدیق کروا کے فوری طور پر وکالت تبشیر ربوہ میں بھجوا دیں۔

(وکالت تبشیر)

تحریک وقف زندگی و داخلہ جامعہ احمدیہ ۱۹۹۴ء

۱۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق فرماتے ہیں۔

"میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاق کا ثبوت دے۔ اور نوجوان زندگیاں وقف کریں۔ ہر احمدی گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کے لئے پیش کیا جائے۔ مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے ہر سال کم از کم پچاس طالب علم آنے چاہئیں۔ سو (۱۰۰) ہوں تو بہتر ہے"۔

۲۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد کو دیکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"جس تعداد میں نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں اور باقاعدہ مربی بنتے ہیں اسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری ضروریات کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا نہیں کرتے"۔

۳۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

آئندہ سو سالوں میں دین حق نے جس کثرت سے ہر جگہ پھیلنا ہے اس کے لئے لاکھوں تربیت یافتہ غلام چاہیں۔ ایسے واقفین زندگی چاہئیں جو خدا کی راہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہوں۔ ہر طبقہ زندگی سے کثرت کے ساتھ واقفین زندگی چاہئیں"

۴۔ جامعہ احمدیہ کی تعداد بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت کا فیصلہ ہے۔

"ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو ۲۱ اگست ۱۹۹۴ء کو ہو گا۔ امراء و صدر صاحبان، مربیان و معلمین کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ آئمہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات اور مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ ذہین، ہونہار، خدمت دین کا شوق رکھنے والے، مخلص طلباء کو جامعہ احمدیہ میں بھجوانے کے لئے کوشش فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ترسیل پرچہ جات امتحان انصار اللہ پاکستان

○ مجلس انصار اللہ کے خصوصی سہ ماہی مرکزی امتحان بسلسلہ "خسوف و کسوف" کے پرچہ جات تمام زعماء/زعماء اعلیٰ کی خدمت میں بھجوائے جا چکے ہیں۔ اگر کسی مجلس میں اب تک موصول نہ ہوئے ہوں تو مرکز کو لکھ کر منگوا لیں اور زعماء کوشش کریں کہ سب انصار اس امتحان میں شریک ہوں۔

۳۱۔ جولائی ۹۴ء حل شدہ پرچے مرکز میں بھجوانے کی آخری تاریخ ہے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان۔ ربوہ)

کفالت یکصد یتامیٰ کے بارے میں ضروری اعلانات

امانت یکصد یتامیٰ

۱۔ جو دوست یتامیٰ کی خبرگیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے تین صد روپیہ ماہوار سے سات صد روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہئیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرمادیں

۲۔ حضرت صاحب کے ارشاد کے تحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشاندہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقبل انتظام کیا جا سکے۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی، دارالضیافت ربوہ

دردوں سے فوری نجات

پینز کیوریٹو سمیل PAINS CURATIVE SMELL بفضلہ تعالیٰ ہر قسم کی دردوں کیلئے مؤثر

24 گھنٹوں کیلئے آزمائش مفت

تفصیلی لٹریچر مفت طلب کریں: کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ

فون 04524 771/211283

فیکس 04524-212299

ضرورت برائے سٹاف (خواتین)

یونیق سکالرز اکیڈمی دارالرحمت وسطی ربوہ میں مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔

۱۔ ٹیچرز قابلیت ایم اے، ایم ایس سی، بی اے، بی ایس سی نیز کوالیفائیڈ یا کم از کم بی اے کا امتحان دیا ہو۔

۲۔ کمپیوٹر آپریٹر ۳۔آسامیاں۔ کسی معروف ادارہ سے کمپیوٹر کورس کوالیفائیڈ۔

۳۔ لائبریرین ۱۔آسامی۔ کم از کم ایف اے۔

۴۔ ریسیپشنسٹ ۲۔آسامیاں۔ انگلش اور اردو زبان پر عبور حاصل ہو۔

۵۔ ملازمہ برائے کنٹین ۱۔آسامی۔ امور خانہ داری میں ماہر ہوں۔

درخواستیں مکمل کوائف و اسناد کے ہمراہ ۲۹ جولائی تک ادارہ کے دفاتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ انٹرویو دارالرحمت وسطی برانچ میں ۳۰ جولائی بروز ہفتہ صبح ½8 بجے ہو گا۔ اصل اسناد ہمراہ لائیں۔

پرنسپل

خبریں

ربوہ : 21- جولائی-1994ء
رات بونداباندی ہوئی آج بادل چھائے ہیں درجہ حرارت کم از کم 27 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ حکومت نے قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف کی جانب سے قومی اسمبلی کے فلور پر مذاکرات کی پیشکش کا خیر مقدم کیا ہے۔ایک سرکاری ترجمان نے قائد حزب اختلاف کے اس بیان کو سراہا ہے جس میں انہوں نے لانگ مارچ ختم کر کے حکومت سے مذاکرات شروع کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ اس سے پارلیمنٹ میں قومی مسائل پر بحث کے لئے سازگار ماحول پیدا ہو گا۔ ترجمان نے کہا کہ مذاکرات کا طریق کار طے کرنے کے لئے قومی رہنماؤں' اتحادی جماعتوں' صوبائی گورنروں اور وزرائے اعلیٰ سے مشورہ کیا جائے گا اس سلسلے میں ۲۷- جولائی کو وزیر اعظم کی صدارت میں اجلاس ہو گا۔

○ وزیر اعظم نے واضح طور پر کہہ دیا ہے کہ پنجاب کی قیادت میں تبدیلی نہیں ہو گی۔ یہ بات وزیر اعظم نے پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو سے ملاقات کے بعد بتائی اس ملاقات میں مسٹر منظور احمد وٹو نے مسلم لیگ (ن) کے ان ارکان کی نشاندہی بھی کی جو حکومت میں شمولیت کے لئے تیار ہیں۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ وفاقی حکومت نے شراکت اقتدار کا قابل عمل فارمولا طے کیا تو ہم جمہوری طریقے سے اسے قبول کر لیں گے۔ مسلم لیگ (ج) اور پیپلز پارٹی کا اتحاد فطری ہے جو قائم رہے گا۔

○ دریائے چناب میں سیلاب آنے سے گجرات کے متعدد دیہات زیر آب آ گئے۔ ۳۱- افراد کے جاں بحق ہونے کی خبر ملی ہے۔ چنیوٹ' وزیر آباد' لالہ موسیٰ اور دیگر کئی علاقوں کے متعدد دیہات میں پانی داخل ہو گیا۔ گجرات جلالپور جٹاں روڈ پر ٹریفک معطل ہو گئی۔ کئی گاڑیاں الٹ گئیں۔ راولپنڈی میں طوفانی بارش سے کاروبار زندگی معطل ہو گیا۔ بھارت نے مادھو پور بیراج میں پانی چھوڑ دیا۔ راوی میں تباہ کن سیلاب کا خطرہ ہے۔ دریائے جہلم اور ستلج کی صورت حال بھی تشویشناک ہو گئی۔ لاہور سیالکوٹ قصور اور دیگر اضلاع کی انتظامیہ کو خطرے سے آگاہ کر دیا گیا۔ دریائے سندھ کے نواح میں ۳۰۰ دیہات خالی کرنے کا حکم دے دیا گیا۔

○ آزاد کشمیر میں شدید بارش سے ۹- افراد ہلاک ہو گئے۔ ویلی روڈ بند کر دی گئی۔ مظفر آباد سے راولپنڈی تک سا[illegible] کے باعث کئی جگہ ٹریفک معطل ہو گئی [illegible] پانی کئی علاقوں میں داخل ہو گیا۔

○ بارشوں اور سیلاب سے جسڑ اور نواں کوٹ کے درمیان ریلوے لائن پر پانی بہہ رہا ہے۔ نارووال سیالکوٹ سیکشن اور نارووال شکر گڑھ سیکشن پر ٹرینوں کی آمدورفت معطل ہو گئی۔ پسرور' شکر گڑھ' گجرات' نارووال' ڈسکہ کے کئی دیہات خالی کر کے لوگ محفوظ مقامات پر چلے گئے۔

○ ایک امریکی مصنف نے کشمیر میں عورتوں پر فوجیوں کے مظالم کے بارے میں ایک کتاب میں دعویٰ کیا ہے کہ کشمیر میں جنسی تشدد اور مجرمانہ حملوں کے کم از کم ۲۰ ہزار واقعات کا انہیں علم ہے۔ جن میں سے بارہ ہزار کا ریکارڈ بھی موجود ہے۔ ابھی بے شمار واقعات ایسے ہیں جن کا ذکر کشمیری عورتیں کسی سے نہیں کرتیں۔

○ مرتضیٰ بھٹو کا لاہور پہنچنے پر پرتپاک استقبال کیا گیا۔ ہزاروں افراد لاہور ائرپورٹ پر موجود تھے۔ ان کے حامیوں کے جوش و خروش سے تمام حفاظتی اقدامات درہم برہم ہو گئے۔ سیکیورٹی اور پولیس کو متعدد بار لاٹھی چارج کرنا پڑا۔ دھکم پیل میں وی آئی پی لاؤنج کے شیشے' اندرونی گیٹ اور کاؤنٹر ٹوٹ پھوٹ گئے۔

○ نواز شریف' گورنر الطاف' اور چوہدری شجاعت نے ایک ہی طیارے میں سفر کیا اور آپس میں بات چیت کی۔

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد احمد کھرل نے کہا ہے کہ نواز شریف خود کو بچانے کے لئے عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے نواز شریف کو جلسہ جلوس کے لئے کھلا چھوڑ دیا ہے ان پر کوئی پابندی نہیں لیکن وہ شرافت اور شائستگی کا دامن نہ چھوڑیں "تو" اور "تم" کی روایت نہ قائم کریں۔

○ نیاز بیگ میں پولیس کی تلاشی کے باوجود کوئی اسلحہ نہ ملنے پر تحریک فقہ جعفریہ کے مرکزی رہنما منیر حسین گیلانی نے کہا ہے کہ اس سے واضح ہو گیا ہے کہ ہمارے خلاف دہشت گردی کے الزامات بے بنیاد ہیں۔ پولیس افسر نے کہا کہ یہ لولی لنگڑی تلاشی تھی اپنے انداز میں تلاشی لیتے تو اسلحہ خود بولتا۔ پولیس افسر سے سوال کیا گیا کہ محاصرہ کے باوجود اسلحہ باہر کیسے پہنچ گیا۔ پولیس نے جواب دیا کہ ہم نے ہر ایک کی تلاشی نہیں لی تھی اس صورت حال پر سپاہ صحابہ نے کہا ہے کہ فرضی پولیس آپریشن نے ملکی سلامتی کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔

○ جماعت اسلامی کے نائب امیر پروفیسر غفور کے [illegible] واقع کراچی میں ڈاکہ پڑا۔ ڈاکو اہل خانہ کو یرغمال بنا کر لاکھوں روپے کا سامان لوٹ کر فرار ہو گئے۔ خوفزدہ نائب امیر نے کچھ بتانے سے انکار کر دیا۔

○ کراچی میں ڈاکوؤں نے سابق وزیر اور ایک تاجر کا گھر لوٹ لیا۔ ڈاکوؤں نے کروڑ پتی تاجر پیرومل کے ڈرائیور کو قتل کر کے ان کی کار چھین لی۔

○ چوہدری شجاعت حسین نے کہا کہ حکمرانوں کے انجام تک رابطہ عوام مہم جاری رہے گی۔

○ ملاراکٹی ایک بار پھر اڑ گیا ہے اس نے یرغمالیوں کو رہا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

○ وزیر قانون مسٹر اقبال حیدر نے دعویٰ کیا ہے کہ ہم آٹھویں ترمیم کے خاتمے کے لئے جلد دو تہائی اکثریت حاصل کر لیں گے۔ وائس آف امریکہ کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اپوزیشن ہم سے تعاون نہیں کر رہی۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ بینظیر سے کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا اختلافات موجود ہیں۔

○ باجوڑہ ایجنسی سرحد میں گذشتہ روز لیویز اور تحریک نفاذ شریعت محمدی کے کارکنوں کے درمیان ایک جھڑپ میں ۳- افراد ہلاک اور ۱۲- زخمی ہو گئے۔ ہلاک ہونے والوں میں ایک لیویز کا حوالدار اور دو قبائلی شامل ہیں۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں انتخابات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ گورنر کی طرف سے انتخابات کے اعلان کے بعد وادی میں تشدد کے واقعات خطرناک حد تک بڑھ گئے ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ محاذ آرائی کی کیفیت کی ذمہ دار حکومت ہے اپوزیشن کو اس پر سخت تشویش ہے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ملک کو استحکام کی ضرورت ہے۔ اپوزیشن کو چاہئے کہ وہ جمہوری حکومت کا ساتھ دے۔

○ بھارت نے نئے بلاسٹک میزائل ساگاریکا کی تیاری شروع کر دی ہے۔

بھٹی ہومیوپیتھک کلینک

انشاء اللہ نے چاہا تو بروز جمعۃ المبارک بھٹی دارالیمن وسطی والا کلینک پہلے ٹائم اور رحمت بازار والا کلینک دوسرے ٹائم بعد از خطبہ کھلا رہیگا

اوقاتِ کلینک :

دارالیمن وسطی 7 تا 9 بجے صبح
رحمت بازار ½9 تا 1 بجے دوپہر
6 تا 9 بجے رات

ٹاؤن ہاؤس بیت فضل لنڈن

کے بالکل نزدیک چار بیڈ روم - دو ریسپشن رومز - دو باتھ روم - گیراج گیس - سینٹرل ہیٹنگ - ڈائننگ روم - ماڈرن کچن پر مشتمل مکان فروخت کرنا مطلوب ہے

رابطہ محترم ارشد باقی صاحب لنڈن
فون نمبر: 081-44-011

آسامیاں خالی ہیں

وارثیر کیمیکلز پرائیویٹ لمیٹڈ کو درج ذیل اسامیاں پر کرنے کیلئے تجربہ کار محنتی اور دیانتدار افراد کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں امیر صاحب ضلع کی تصدیق سے فرم کے برانچ آفس واقع کہکشاں کالونی ساہیوال روڈ ربوہ میں مورخہ ۲۹ر جولائی ۱۹۹۴ء تک پہنچا دیں اور انٹرویو کیلئے مندرجہ بالا پتہ پر مورخہ ۳۰ر جولائی ۱۹۹۴ء کو صبح ۱۰ بجے تشریف لائیں۔

۱۔ کیشیئر : کسی لمیٹڈ یا پرائیویٹ فرم میں کام کا کم از کم ۴ سال کا تجربہ
۲۔ فیکٹری سپروائزر : لیبر سے کام لینے کا ۴ سالہ تجربہ
۳۔ سیلز سپروائزر : تجربہ کم از کم ۴ سال
۴۔ سیلز مین : صابن کی سیل کا کم از کم ۲ سال کا تجربہ

وارثیر کیمیکلز پرائیویٹ لمیٹڈ • ہیڈ آفس 580/B پیپلز کالونی فیصل آباد

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت/ 10,000 ڈش 8 مع مکمل فٹنگ

نیو محمود ٹیلیویژن 21- ہال روڈ لاہور
فون: 7226508 , 355422
7235175